

تبصرے اور تاثرات

فراں ۱۸۰۰ء فروردین اپریل

کسی بھی شہر کی عزت کے جہاں دوسرے مظاہر ہیں، وہیں ایک مظہر علمی دنیا میں اس کا مقام بھی ہے اور علمی مقام کا مظہر جہاں اس کے ادارے اور علمی شخصیات ہوتی ہیں، وہیں اس شہر سے شائع ہونے والے علمی مجلات اور علمی کتب بھی ہوتی ہیں۔ ہمارا شہر کراچی اس معاملے میں بر صیر کے دوسرے علمی شہروں سے آگے نہیں تو پیچھے بھی نہیں تھا۔ ہندوستان اُبڑا تو کراچی آباد ہوا تھا خود پاکستان کے مختلف شہروں سے بھی اہل علم کراچی کھنچ کھنچ کر آئے۔ علم کی خوب گرم بازاری ہوئی، پھر یوں ہوا یہ شہر علم سے فلم کی طرف منتقل ہو گیا۔ ان پیچاں سالوں میں قدیم سرمایہ تو آہستہ آہستہ اللہ کو پیدا ہوا، نئے لوگ ان کی جگہ نہ لے سکے، جن لوگوں نے اسلاف کی جگہ لی، ان کی تخلیقی صلاحیت نہ ہونے کے برابر ہے۔ الاماشا اللہ ان کی زندگی کا اعلیٰ مقصد مال ہے احساس مردہ، اخلاق تباہ، جہل کا سمندر تھا تھیں مار رہا ہے۔ اب ار پر اشرار غالب ہیں تمام اعلیٰ قدریں، روایتیں زوال پذیر ہیں۔ انسانی کمر خمیدہ، علم شائع بریدہ اور بے توقیر ہیں اوصاف حمیدہ، اکثریت کا یہی حال ہے کچھ ضرور ہیں جن کو اس صورت حال کا ادراک ہے، وہ اپنے طور پر ملنکہ کوشش کرنے جاتے ہیں۔ حقیقت میں وہی زمین کا نمک اور پہاڑی کا چراغ ہیں، جس میں بادیا، بے مہری میں وفا اور تاریکی میں ضیا ہیں، اللهم کثر امثالہم۔ انہی میں سید زوار حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا خاندان بھی ہے جو اپنے محدود وسائل کے باوجود علم اور ترکیے کے محاذی جھنڈے کو اٹھائے ہوئے ہے۔ انہی کے ہاں سے یہ شماہی مجلہ السیرۃ عالمی کے نام سے صادر ہوتا ہے۔ اس رسائلے کے سر پر ست ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب ہیں۔ ۱۹۳۲ء صفحات پر منتقل سنید کاغذ پر اور قیمت صرف سوروپے ظاہر ہے، یہ کاروباری سلسلہ نہیں۔ علمی مقام کے لحاظ سے دنیا کے صاف اول کے مجلات کے ساتھ رکھا